مملکتِ سعودی عرب کے قومی دن کے موقع پر

خصوصی اشاعت

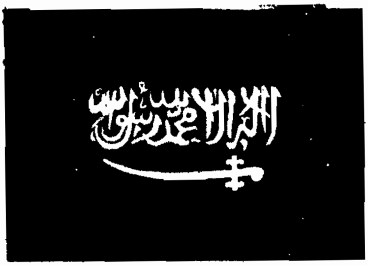

لاہور اسلام آباد سے بیک وقت شائع ہونے والا موثر ترین قومی اخبار ☎ 272727 - 30

روزنامہ پاکستان اسلام آباد

THE DAILY PAKISTAN ISLAMABAD

جلد 9 | جمعرات 12 جمادی الثانی 1420ھ 23 ستمبر 1999ء 8 اسوج 2056 ب | شمارہ

سعودی عرب ایک ماڈل اسلامی فلاحی ریاست ہے

تحریک تحفظ حرمین شریفین کے سربراہ مولانا محمد مدنی سے انٹرویو

نجم الحسن عارف

س: مولانا مدنی صاحب! سب سے پہلے تحریک تحفظ حرمین شریفین کے قیام اور اس کے مقاصد سے آگاہ فرمایئے؟

س: مولانا مدنی صاحب! سب سے پہلے تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے قیام اور اس کے مقاصد سے آگاہ فرمایئے؟

ج: اس تحریک کا قیام ان دنوں عمل میں لایا گیا جب صدام حسین نے کویت پر حملہ کر کے اسے بری طرح تہس نہس کر دیا اور اس کے بعد آگے بڑھتے ہوئے سعودی عرب اور دیگر عرب ریاستوں پر قبضہ کرنے کیلئے پر تول رہا تھا۔ صدام حسین کے اس جارحانہ اقدام اور جارحانہ عزائم کے خلاف تحریک تحفظ حرمین شریفین پاکستان میں قائم کی گئی۔ اور پھر پورے پاکستان میں اس تحریک نے تحفظ حرمین شریفین کی اہمیت اجاگر کی حتی کہ وہ وقت دیکھنا بھی نصیب ہوا کہ کویت صدام کے تسلط سے آزاد ہو گیا۔ اور صدام حسین کے عزائم ناکام ہوئے۔ لیکن ہم نے فیصلہ کیا کہ تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کو بحال کیا جائے گا۔ اور حرمین شریفین کی سرزمین کے حوالے سے غلط پراپگنڈہ

کا جواب دیا جائے گا۔ ہم آج بھی اسی مشن کے لئے خود کو وقف کئے ہوئے ہیں۔

س : تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کی شاخیں کہاں کہاں کام کر رہی ہیں ؟

جواب : بنیادی طور پر اس کا مرکزی دفتر راولپنڈی میں ہے لیکن پورے ملک تک اس کا دائرۂ عمل پھیلا ہوا ہے۔

س : آپ کے خیال میں حرمین شریفین کو درپیش خطرات کی نوعیت کیا ہے ؟

ج : اس وقت چونکہ پوری دنیا میں صرف سعودی عرب ہی ایک ایسی مملکت ہے جہاں قرآن و حدیث کی حکومت اور عملی بالادستی قائم ہے۔ عدل و انصاف کی عملداری موجود ہے شہریوں کو امن و امان کی نعمت میسر ہے اور سعودی عرب [illegible] اسلامی فلاحی ریاست کی صورت میں موجود ہے لیکن بعض لوگ جو اس بات سے اتفاق نہیں کرتے وہ [illegible] یا غیر شعوری طور پر مختلف اوقات میں اسے تنقید کا نشانہ بناتے رہتے ہیں۔ کبھی وہ اس عظیم انسان پر تنقید کرتے ہیں جس نے مسلسل جدوجہد سے اس ملک کو نئے سرے سے غلط عقائد سے پاک کیا ہے۔ اور ٹھوس بنیادوں پر اسلامی مملکت کے قیام کی راہیں ہموار کیں۔ اس عظیم شخصیت سے میری مراد الشیخ محمد بن عبدالوہابؒ ہیں۔ کبھی اس ملک کے موجودہ نظام پر تنقید کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ وہاں بادشاہت ہے اس لئے اسے ہٹا کر جمہوریت لائی جانی چاہیے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ جمہوریت جو سابق امریکی صدر ابراہام لنکن نے دی ہے کم از کم اس جمہوریت سے پاکستان کی حد تک عوام کو اس قدر ذلیل و رسوا کیا ہے کہ سعودی عرب کا نظامِ حکومت اس سے ہزار ہا مرتبہ بہتر ہے کم از کم سعودی عرب میں بنیادی ضروریاتِ زندگی اور شہری سہولیات بہتات کے ساتھ فراہم ہیں۔ وہاں ہر آدمی اپنے آپ کو ہر حوالے سے محفوظ اور مامون محسوس کرتا ہے ہر شہری خواہ اس کا تعلق کسی بھی رنگ و نسل یا طبقے سے ہو اس کی عزت و عصمت، جان و مال اور اہل و عیال کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ملک کے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک کوئی جس سمت میں چاہے سفر کر سکتا ہے نہ اسے کسی جگہ رہزنوں کا خطرہ ہے نہ ڈاکوؤں کا، اور نہ ہی پولیس اہلکار اس کو تنگ کرنے کی جرات کر سکتے ہیں۔ رشوت چلتی ہے نہ سفارش، گویا یہ ملک دنیا کا واحد

دارالامن ہے جہاں عوام کو حقیقی طور پر امن اور چین میسر ہے۔ اس حوالے سے آج ہم خوش نصیب ہیں کہ اگر یہود و نصاریٰ آج یہ کہتے ہیں کہ مسلمان خلافتِ راشدہ کا نام لیتے ہیں کہ اس دور میں بڑا امن تھا عدل و انصاف اور ضروریاتِ زندگی فراہم تھیں اور کوئی بھوکا نہ سوتا تھا تو اگرچہ درست دعویٰ ہے لیکن یہ صدیوں پہلے کی بات ہے اگر واقعی اسلام سلامتی دینے والا دین ہے تو آج اس کا عملی مظہر کہاں ہے ؟ یقیناً اس کا بلا جھجک جو جواب دیا جا سکتا ہے وہ یہی ہے کہ وہ جگہ مملکتِ سعودیہ ہے۔

س : آپ اس تاثر کے بارے میں کیا کہتے ہیں سعودی عرب میں شہریوں کے لئے سب کچھ موجود ہے لیکن حریتِ فکر

موجود نہیں ؟

ج : یہ سارا یہود و نصاریٰ کے ذرائع ابلاغ کا پراپیگنڈہ ہے۔ سعودی عرب میں بھی باقاعدہ اخبارات و جرائد موجود ہیں جو صرف عربی زبان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کی کئی زبانوں میں وہاں اخبارات شائع ہوتے ہیں ان میں اردو اور انگریزی کے اخبارات ورسائل نمایاں ہیں ان اخبارات میں ہر طرح کے نظریات و افکار کی اشاعت ہوتی ہے اس کے علاوہ مساجد میں آئمہ اور خطباء اپنی پسند کے موضوع پر خطبہ دیتے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ خطباء اس امر کا خیال رکھتے ہیں کہ کوئی بات قرآن و حدیث اور شریعت سے ہٹی ہوئی نہ ہو۔ خطباء اس امر کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ وہ کوئی ایسی بات نہ کہہ ڈالیں جس سے عوام میں منفی خیالات اور رجحانات کو تقویت ملنے کا خدشہ ہو۔ وہاں ایک ایسا ماحول بنا دیا گیا ہے کہ کوئی فرقہ واریت کی تبلیغ ایسی منفی سرگرمیوں میں بھی ملوث نہیں ہوتا۔ نہ ہی کوئی ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر بے جا تنقید کر سکتا ہے۔ مساجد میں تمام مسلمان فرقہ وارانہ تعصبات سے بالاتر ہو کر ایک ہی امام کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز کی ادائیگی کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی باہمی ہم آہنگی کا یہ عالم ہے کہ پورے ملک میں ایک ہی وقت پر اذان ہوتی ہے، شہروں کے اوقات کے تھوڑے فرق کا خیال رکھتے ہوئے قریباً ہر جگہ نمازوں کے اوقات بھی قریباً ایک ہی ہیں۔ لیکن اگر کوئی یہ سمجھے کہ سعودی عرب میں غلط اور بے ہودہ خیالات کی اشاعت و تبلیغ کی اجازت ہے تو وہ بہر حال درست نہیں، یہی وجہ ہے ملک ہر طرح کے انتشار اور ذہنی پراگندگی سے پاک ہے۔ اس لئے آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ سعودی عرب میں ذہنی پراگندگی پھیلانے کی اجازت نہیں ہے البتہ حریتِ فکر پر کوئی قدغن نہیں ہے۔

س : سانحہ ابواء کے حوالے سے پاکستان کے اخبارات میں مختلف خبریں پڑھنے کو ملتی رہتی ہیں، آپ اس بارے میں اصل حقائق پر روشنی ڈالیں گے ؟

ج : اس موضوع پر بات کرنے سے پہلے ہمیں چند باتیں ذہن میں رکھنا چاہیں بر صغیر پاک و ہند میں اسلام اگرچہ پھیلا لیکن ہندووانہ رسوم سے آج تک چھٹکارا نہیں مل سکا۔ لیکن جہاں تک سعودی عرب کا تعلق ہے وہاں نبی رحمتؐ کی دعوت و سیرت کے اثرات بڑے گہرے ہیں۔ بر صغیر کے مسلمانوں کی بڑی تعداد جس میں اکثریت کم پڑھے لکھے مسلمانوں کی ہے، بہت سی رسوم اور رواجوں کو اسلام سمجھ رکھا ہے جبکہ سعودی عرب میں ایسا نہیں ہے۔ وہاں کے لوگوں کے اسلام کے بارے میں ذہن واضح اور صاف ہیں، وہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس بات کو بخوبی سمجھتے ہیں، قبر کو پختہ کرنا، اس پر کتبہ لگانا، قبروں پر چراغ جلانا، چڑھاوے چڑھانا، نذر و نیاز دینا، عرسوں اور میلوں کے نام پر قبروں اور مزاروں پر رقص و سرود کی محافل منعقد کرنا اور دھمال ڈالنا، قوالیاں کرنا اور بھنگ یا دیگر نشوں کا استعمال کرنا.... قرآن و حدیث اور تمام فقہاء کے ہاں کلیتاً ناجائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بارہا مرتبہ ان چیزوں

سے منع فرمایا۔ اسکے نتیجے میں سالہاسال تک عرب ممالک میں ان چیزوں کو پنپنے کا موقع نہ ملا لیکن پھر آہستہ آہستہ بعض غلط رسومات عرب علاقے میں بھی رواج پا گئیں۔ آج سے قریباً تین سو سال پہلے الشیخ محمد بن عبدالوہابؒ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں غلط رسومات کے خلاف آواز اٹھائی اور تمام عرب ممالک کو ان غلط رسومات سے پاک کر دیا نتیجۃً عرب ممالک میں کوئی پختہ قبر باقی نہ رہی... یہی وجہ ہے کہ آج سعودی عرب ہی نہیں بلکہ کویت، امارات، قطر اور بحرین سمیت کہیں بھی پختہ قبروں کا نام ونشان تک نہیں پایا جاتا۔ ہر ملک میں خواہ حکمران خاندان کے کسی فرد کی قبر ہو، یا رعایا میں سے کوئی عام بندہ ہو، عالم دین کی قبر ہو، یا کسی بڑے تاجر کی.... وہ نہ صرف یہ کہ کچی ہوتی ہے بلکہ ایک بالشت سے زیادہ اونچی نہیں ہوتی۔ قریباً پون صدی پہلے کی بات ہے کہ ہندوستان میں ایک مرتبہ بڑا شور مچا کہ سعودی حکمرانوں نے تمام پکی قبریں گرادی ہیں۔ موجودہ حکمرانوں کے والد سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود نے اس وقت بھی علماء سے اپیل کی تھی کہ پکی قبر بنانے کا ثبوت قرآن وحدیث یا کسی امام کی فقہ سے لائیے۔ ہم گرائی گئی پختہ قبروں کو دوبارہ سونے چاندی کی اینٹوں سے بنوا دیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مسئلہ مدت ہوئی ختم ہو چکا ہے۔ لیکن اب اچانک نہ جانے کس نے اور کن مقاصد کے لیے واقعہ ابواء کو کس رنگ میں ابھارا ہے۔ حالانکہ کسی کے پاس اس طرح کے واقعے کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے ایسا کوئی واقعہ سرے سے وقوع پذیر ہوا ہی نہیں... لیکن بد قسمتی کی بات ہے کہ ایسے عناصر محض اپنے ذاتی مفادات اور اغراض کیلئے امام اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا مقدس نام اور آپؐ کی والدہ ماجدہ کا نام استعمال کر رہے ہیں ہم تو آج بھی ہر عالم دین سے ایک ہی عرض کرتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس پختہ قبر بنانے اور دیگر غلط رسومات کا کوئی ثبوت قرآن وحدیث یا چاروں آئمہ حضرات کی فقہ کے حوالے سے موجود ہے تو وہ ہمیں بتائے... یا کم از کم کسی اخبار میں شائع کرادے... لیکن مدتوں سے اس طرح کا کوئی ثبوت سامنے نہیں لایا جاسکا۔ اگر قبر کو شرعی طور پر باقی رکھنا، اس کو پختہ کرنا، کتبے قائم کرنا جائز ہوتا تو حضرت آمنہ کے ساتھ حضرت عبداللہ کی قبر بھی موجود ہونی چاہیئے تھی، اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کی قبریں اور ایک لاکھ ۴۴ ہزار صحابہؓ کی قبریں ہی نہیں کروڑوں اولیاء کی قبریں بھی جا بجا موجود ہوتیں۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ یہ کام سرے سے غیر شرعی ہے۔ اللہ کی بارگاہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر اس کام سے بچنے کی توفیق دے جو قرآن وحدیث سے ٹکراتا ہو۔ اگر تمام لوگوں کی قبروں کو پختہ بنانا ہی ضروری ہوتا تو آج زمین کا کوئی حصہ قبروں سے خالی نہ ہوتا اور ہر طرف قبرستان کا منظر ہی نظر آتا۔۔۔

س: مولانا! اس طرح کے موضوعات کو چھیڑنا کیسا ہے؟

ج: ہم تو ایسی کوئی بات نہیں چاہتے۔ لیکن اگر کسی نے فرقہ واریت ٹھونسنے کی کوشش کی اور غیر شرعی رسومات کو

اسلام کا نام دینے کی کوشش کی تو پھر ہم اس کو ناکام بنانے کی پوری کوشش کریں گے کیونکہ فرقہ واریت کسی بھی ملک یا قوم کیلئے مفید نہیں اور نہ ہی غیر شرعی رسومات ایمان اور اسلام سے کوئی تعلق رکھتی ہیں۔

س : آپ کے خیال میں یکایک ان چیزوں کے ابھرنے کی آخر وجہ کیا ہے ؟

ج : بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ کچھ عرصہ میں لوگ کافی تعداد میں سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک میں گئے ہیں اور وہاں سے متاثر ہوئے ہیں۔ اور چونکہ وہاں پر رسم و رواج نہیں ہیں بلکہ خالص دین ہے اس لئے ان لوگوں پر دین کی اس حقانیت کا گہرا اثر ہوا ہے۔ اب یہاں پر کچھ لوگ اس کے رد عمل میں کبھی ایک ایشو کے حوالے سے اور کبھی کسی دوسرے ایشو کے حوالے سے پراپیگنڈہ کر رہے ہیں اور غلط رسومات کے تحفظ کی کوشش کر رہے ہیں۔

س : بطور بانی تحریک تحفظ حرمین شریفین آپ کے خیال میں امریکی افواج کی سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک میں موجودگی حرمین شریفین کے لئے خطرے کا باعث تو نہیں ؟

ج : ان افواج سے کوئی خطرہ نہیں کیونکہ یہ افواج حرمین شریفین سے بہت دور سرحدی علاقوں تک محدود ہیں اور بہت قلیل تعداد میں ہیں اس لئے ان کی موجودگی سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اس قلیل تعداد میں بھی امریکی فوج کی ضرورت اس لئے پڑی کہ صدام حسین اور اس طرح کے دیگر لوگ ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم ہیں، فطری بات ہے جو ملک فوجی لحاظ سے کمزور ہو گا وہ مختلف راہیں تلاش کرے گا۔

س : کیا قرآن و حدیث کی روشنی میں یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے دوست ہو سکتے ہیں کہ ان سے فوجی مدد طلب کی گئی اور انہیں اپنی مقدس سرزمین پر آنے کی خود دعوت دی گئی ہے ؟

ج : اصل بات یہ ہے کہ نفاق کفر سے بھی زیادہ بدتر ہے قرآن پاک میں بار بار نفاق کی مذمت کی گئی اور اسے کفر سے بھی زیادہ خطرناک قرار دیا گیا ہے۔ اس بیماری میں امتِ مسلمہ پوری طرح مبتلا ہے۔ حسد، بغض، نفاق اور فسق و فجور جیسی بیماریوں نے امت کو اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ صدام نے عرب مسلمان ہونے کے باوجود کویت پر حملہ کیا، لوٹ کھسوٹ کی حتی کہ قتل و غارت بھی کی اور کویتی تیل کے کنوؤں کو آگ لگادی، بستیوں کو جلا ڈالا گیا... اور عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ ان حالات میں کویت کو عراقی تسلط سے نجات دلانے اور خود کو محفوظ رکھنے کی عرب ممالک کو ایک ہی سبیل نظر آئی کہ وہ اپنی مدد کیلئے غیر مسلموں کو بلائیں جبکہ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے پہلے ہی امریکہ اور مغربی ممالک یہاں موجود ہیں لیکن ایک بات واضح کرتا ہوں کہ کسی امریکی فوجی نے کہیں کوئی لوٹ کھسوٹ کی نہ کسی پراپرٹی کو نذرِ آتش کیا اور نہ ہی کسی عرب خاتون کو نظر بد سے دیکھا۔

س : یہ تو ایک حقیقت ہے کہ امریکی فوجیوں کے باعث سعودی عرب میں امریکی طور طریقے آنے لگے ہیں اور

امریکی کلچر نظر آنے لگا ہے؟

ج: یہ محض پراپیگنڈہ ہے جو لوگ سعودی عرب آتے جاتے رہتے ہیں ان سے اس کی تصدیق کی جاسکتی ہے کہ اصل صورتحال کیا ہے۔

س: پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات کے ماضی، حال، مستقبل کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

علامہ مدنی: اس حقیقت سے کون انکار کرے گا کہ سعودی عرب پاکستان کا مخلص ترین دوست اور بڑا بھائی ہے۔ کوئی صبح جس طرح طلوع آفتاب کے بغیر ممکن نہیں، پھول کے بغیر جس طرح خوشبو اور معطر فضا کا وجود قرار نہیں پاتا بالکل اسی طرح پاکستان کا سعودی عرب سے زیادہ کوئی مسلمان دوست ملک اس وقت خطہ ارض پر ممکن نہیں ہے

قیام پاکستان کی مشکل گھڑی سے لے کر استحکام پاکستان کی منزل کے حصول تک جدوجہد کے لق ودق صحرا میں سعودی عرب ہی نے اپنے مالی تعاون سے شجر سایہ دار بھی کھڑے کئے اور اسکے خزانوں ہی سے وہ چشمے پھوٹے کہ جن سے قافلے والے سیراب ہوئے اور وہ وقت کسے یاد نہیں کہ جب پاکستان کی موجودہ (اب سابقہ) حکومت پر امریکہ، برطانیہ، فرانس، جاپان اور نہ جانے کس کس ملک کا دباؤ تھا کہ ایٹمی دھماکے نہ کرو، کون کونسے خدشات ایسے نہیں تھے کہ جو کانٹوں کی طرح سر نہیں اٹھا رہے تھے لیکن اوپر اللہ کی مدد اور نیچے سعودی عرب کا ساتھ تھا کہ جس نے کہا کہ پاکستان دھماکے کرے سعودی خزانوں کا رخ پاکستان کی طرف موڑ دیں گے اور پھر پوری دنیا اس وقت محو حیرت تھی جب چاغی میں پاکستان نے ایٹمی دھماکے کئے اور وہ لوگ انگشت بدنداں رہ گئے جو سہمے ہوئے کہتے تھے کہ اب دن کیسے کٹیں گے... لیکن اللہ کے کرم نے ایسا سایہ کیا کہ پابندیوں کی دھوپ تمازت کے باوجود ٹھنڈی پڑ گئی اور آج تعاون کا وہ خفیہ ہاتھ طشت ازبام ہو گیا، وہ محسن وہ مربی اور وہ غمگسار کون تھا؟ وہی جو خادم حرمین ہے... وہی جو پاکستان کو ایٹمی پاکستان دیکھنے کا آرزومند ہے... شاہ فیصل شہیدؒ کا بھائی اور سعودی عرب کا پاکستانی شاہ فہد جسے پوری دنیا خادم حرمین کے نام سے یاد کرتی ہے، جس نے حرم میں جا کر پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی.

س: سعودی حکومت کی دنیا بھر کے مسلمانوں کیلئے کیا خدمات ہیں اور وہاں امن کی جو صورتحال ہے اس کے اسباب کیا ہیں؟

علامہ مدنی: سعودی عرب میں شاہ عبدالعزیزؒ کے خانوادے کی حکمرانی کے سو سال پورے ہو چکے ہیں۔ اسلئے ۱۹۹۹ء کے سال کو گولڈن جوبلی ائیر کی اہمیت حاصل ہے۔ درحقیقت یہ سو سال سعودی عرب میں قیامِ امن، شرکیہ عقائد وبدعات کے خاتمے، حکومت کو کتاب وسنت کے مطابق چلانے، حرمین شریفین کی توسیع اور حجاج کرام کے تحفظ اور خدمت کی وہ صدی ہے جس کی شان قرونِ اولیٰ میں تو مل سکتی ہے مگر اس دور میں ممکن نہیں۔ دنیا کے

مہذب سے مہذب ترین اور تعلیم کے اعلیٰ معیار کے گہوارہ ممالک "قیامِ امن" کی وہ روایات قائم نہیں کر سکے جو سعودی عرب کے معمولات کا حصہ ہیں۔

شاہ فہد "قرآن کمپلیکس" سے کروڑوں قرآن مجید کے نسخے مختلف زبانوں کے ترجمے کے ساتھ شائع ہو کر دنیا بھر میں مفت تقسیم ہو رہے ہیں۔ صحرانوردوں کی اسلام سے محبت، توحید کے فروغ اور کتاب و سنت کی بالادستی کا شعار یہ رنگ لا رہا ہے کہ اب ہر جگہ سعودی عرب مسلمانوں کا دینی اور دنیاوی مرکز تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اس کلیدی حیثیت کو دیکھ کر اسلام دشمن قوتیں، شرک کی طاقتیں اور مغربیت کے سانچے میں ڈھلی حکومتیں اپنا پورا وزن اس پلڑے میں ڈال رہی ہیں کہ وہاں جمہوریت کے نام پر بدامنی پیدا کی جائے اور ہر قسم کی شرپسندی اور تخریب کاری پر حکومت کی جو زوردار گرفت ہے اسے ایک بار ڈھیلا کر دیا جائے... لیکن ایک سو سال کا عرصہ نیکی بدی کی اس چشمک میں گزر گیا اور ایک صدی پر محیط ماہ و سال نے نظارہ کیا کہ چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی کس طرح ستیزہ کار رہا ہے، لیکن فتح ہمیشہ میدانِ بدر میں اللہ کے دین کی خاطر بے سروسامان مجاہدین اور تین سال بعد اپنے شہر کے اردگرد خندق کھود کر محصور ہونے والے اور دشمن کے دامن کو شکست کی رسوائی سے آلودہ کرنے والوں کا مقدر بن کر اتری ہے۔ مغرب کے اہلِ دانش اس بات پر محوِ حیرت ہیں کہ وہ چودہ سو سال قبل کے ایک دین پر عمل کرنے سے آج بھی وہ حیرت انگیز نتائج کیونکر پیدا ہو رہے ہیں جن کا مقابلہ کوئی بھی انسانی قانون نہیں کر سکتا۔

س: کعبۃ اللہ اور مسجد نبویؐ کی توسیع کے منصوبے پر ذرا روشنی ڈالیں گے؟

علامہ مدنی: توسیعِ حرم کا وہ عظیم منصوبہ جو کبھی دیکھتی آنکھوں کو محض خواب لگتا تھا یوں مکمل ہوا جیسے آسمان سے ملائکہ نے اتر کر مکمل کر دیا ہو، کہا جاتا ہے کہ دنیا کے سات عجائبات ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ غیر مسلموں کی اگر حرمِ کعبہ اور حرمِ نبویؐ تک پہنچ ہو تو... وہ بے ساختہ ان دو عظیم تعمیراتی شاہکاروں کو دنیا کے ان عجائبات میں شامل کر کے اول اور دوم قرار دے دیں... انسان دیکھتا ہے تو دیکھتا ہی رہ جاتا ہے... عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی وسعت و عظمت کیلئے کس طرح سعودی حکمرانوں کے دلوں میں اشتیاق پیدا کر دیا۔ بلاشبہ سعودی عرب کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ اس کی حکومت نے عازمینِ حج کیلئے وہ سہولتیں مہیا کر دیں جو شاید عازمین کو اپنے گھروں میں بھی حاصل نہ ہوں... لاکھوں فرزندانِ توحید کی آمد و رفت، منیٰ میں قیام، پانی کی ترسیل، غیر متوقع حادثات سے نمٹنے کی صلاحیت، قیامِ امن اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اتنی بڑی تعداد میں اس عظیم الشان اجتماع کے باوجود وہاں کسی چیز کی قلت پیدا ہوتی ہے نہ مہنگائی ہوتی ہے۔ وہی نرخ جو عام معمول کے دنوں میں ہوتے ہیں ایامِ حج میں بھی وہی قرار پاتے ہیں۔